فکر و فن
Fikr-O-Fan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

# CREATIVE AUTHENTICITY OF URDU POETRY IN THE AGE OF ARTIFICIAL INTELLIGENCE

# مصنوعی ذہانت کے عہد میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت

**Sana Afzal**
BS, Department of Computer Science, The Cosmic Degree College (For Women) ,University of Okara

## ABSTRACT

*The rapid development of Artificial Intelligence has introduced new possibilities and challenges for Urdu poetry and literary creativity. Generative AI tools can now produce poetic verses, ghazals, and thematic compositions by analyzing linguistic patterns, literary traditions, and previously available texts. This development has raised important questions about originality, authorship, emotional expression, imagination, and the authenticity of machine-generated poetry. This study examines the influence of Artificial Intelligence on the creative originality of Urdu poetry and explores whether technological assistance can preserve the distinctive qualities of human poetic expression. It also investigates the opportunities offered by AI in poetic composition, linguistic improvement, literary analysis, and the preservation of Urdu literary heritage. The research adopts a qualitative and descriptive-analytical approach, drawing on relevant scholarly literature and critical examination of AI-generated poetic expression. The study argues that although Artificial Intelligence can imitate poetic structures, generate meaningful verses, and assist poets in refining their work, it does not independently possess human consciousness, lived experience, or emotional depth. The findings emphasize that genuine poetic originality emerges through the interaction of personal experience, cultural memory, imagination, and intellectual sensitivity. Artificial Intelligence should therefore be considered a supportive creative instrument rather than a replacement for the human poet. Responsible integration of technology with human imagination can contribute to the development of contemporary Urdu poetry while protecting its literary identity and creative authenticity.*

## KEYWORDS

*Artificial Intelligence, Urdu Poetry, Creative Originality, Literary Authenticity, Human Creativity, Generative AI, Digital Literature, Poetic Expression, Authorship, Literary Innovation.*

## تعارف

ادب انسانی زندگی، احساسات، خیالات، تجربات اور اجتماعی شعور کی ترجمانی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ شاعری ادب کی وہ صنف ہے جس میں انسانی جذبات، تخیل، مشاہدے، داخلی کیفیات اور معاشرتی تجربات کو نہایت مؤثر اور جمالیاتی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اردو شاعری کی روایت اپنی زبان، اسلوب، علامتوں، استعاروں، تشبیہوں، بحروں اور فکری وسعت کے باعث ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ میر تقی میر کی دردمندی، مرزا غالب کی فکری پیچیدگی، علامہ اقبال کا فلسفیانہ شعور، فیض احمد فیض کی انقلابی فکر اور جدید شعرا کے معاشرتی و انفرادی تجربات نے اردو شاعری کو مختلف ادوار میں نئی جہتیں عطا کی ہیں۔ ہر عہد میں شاعری نے اپنے زمانے کے فکری، تہذیبی اور سماجی حالات کو جذب کرتے ہوئے نئے اظہار کی صورتیں پیدا کی ہیں۔ موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت کی تیز رفتار ترقی نے ادبی تخلیق کے تصور کو بھی متاثر کیا ہے۔ اب ایسے ڈیجیٹل نظام دستیاب ہیں جو انسانی زبان کے نمونوں کا تجزیہ کر کے نظم، غزل، اشعار اور مختلف ادبی تحریریں تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس تبدیلی نے اردو شاعری کے سامنے نئے امکانات کے ساتھ

Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

ساتھ تخلیقی اصالت، ادبی شناخت اور انسانی تخلیق کار کے کردار سے متعلق اہم سوالات بھی پیدا کیے ہیں۔ مصنوعی ذہانت سے مراد ایسے کمپیوٹر نظام اور تکنیکی طریقۂ کار ہیں جو انسانی ذہانت سے وابستہ بعض کاموں، مثلاً زبان کو سمجھنے، معلومات کا تجزیہ کرنے، نمونوں کی شناخت کرنے اور نئی عبارت تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جدید تخلیقی مصنوعی ذہانت کے نظام بڑی مقدار میں موجود متنی مواد سے لسانی اور اسلوبیاتی نمونے اخذ کرتے ہیں اور انہی نمونوں کی بنیاد پر نئی تحریریں تشکیل دیتے ہیں۔ اردو شاعری کے حوالے سے یہ نظام کسی مخصوص موضوع، بحر، قافیہ، ردیف یا شعری اسلوب کی ہدایات کے مطابق اشعار تخلیق کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اس عمل سے شاعری کی تیاری، اصلاح، ترجمے اور ادبی تجزیے کے نئے راستے کھلے ہیں۔ یاسین (2024) نے اردو زبان و ادب کے تناظر میں مصنوعی ذہانت کے امکانات اور مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ ٹیکنالوجی ادبی تخلیق اور تنقید کے روایتی تصورات کو متاثر کر رہی ہے۔ اس تناظر میں بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا زبان کے نمونوں کی بنیاد پر تیار ہونے والا کلام حقیقی تخلیقی عمل کا متبادل بن سکتا ہے یا اسے انسانی تخلیق کے لیے ایک معاون وسیلے کے طور پر ہی دیکھا جانا چاہیے۔

اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کا تعلق محض الفاظ کی ترتیب، قافیہ بندی یا وزن کی پابندی سے نہیں بلکہ شاعر کے انفرادی تجربے، داخلی احساس، فکری بصیرت، تہذیبی شعور اور تخیل سے بھی ہے۔ ایک شاعر اپنے ماحول، معاشرتی حالات، ذاتی مشاہدات، یادوں، محرومیوں، خوشیوں اور انسانی تعلقات کو اپنے شعری تجربے میں شامل کرتا ہے۔ یہی عناصر اس کے کلام کو انفرادی شناخت عطا کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کسی موضوع پر مناسب الفاظ اور شعری ترکیبیں فراہم کر سکتی ہے، لیکن اس کے تیار کردہ متن کے پیچھے انسانی زندگی جیسا ذاتی تجربہ موجود نہیں ہوتا۔ یاسین اور کامران (2025) نے اردو زبان و ادب میں مصنوعی ذہانت کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے تخلیق، مصنف کی حیثیت، اصالت، ثقافتی شناخت اور انسانی اختیار سے متعلق اہم مباحث کو نمایاں کیا ہے۔ ان کے مطالعے کی روشنی میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ تکنیکی مہارت اور ادبی تخلیق میں فرق موجود ہے؛ کسی نظام کا بامعنی اور خوب صورت متن تیار کر لینا لازماً اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس نے انسانی معنوں میں تخلیقی تجربہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار ہونے والی شاعری نے دنیا بھر میں انسانی اور مشینی تخلیق کے فرق پر بحث کو فروغ دیا ہے۔ Porter اور Machery (2024) کی تحقیق میں یہ جائزہ لیا گیا کہ عام قارئین مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ نظموں اور انسانی شعرا کی نظموں میں کس حد تک فرق کر سکتے ہیں۔ ان کے تجربات سے معلوم ہوا کہ شرکا اکثر مشینی شاعری کو انسانی شاعری سمجھنے میں غلطی کرتے تھے اور بعض پہلوؤں میں اسے زیادہ پسند بھی کرتے تھے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشینی شاعری بظاہر دل کش، رواں اور قابلِ فہم ہو سکتی ہے، تاہم اس کی ظاہری قبولیت کو انسانی تخلیقی تجربے کے مساوی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اردو شاعری کے تناظر میں یہ پہلو اس لیے اہم ہے کہ قاری کسی شعر کی خوب صورتی، روانی اور معنوی ترتیب سے متاثر ہو سکتا ہے، لیکن اس کے پیچھے موجود تخلیقی عمل، تجربے اور مصنف کی انفرادی شناخت کو جانچنے کے لیے الگ تنقیدی معیار درکار ہوتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال نے شاعر اور تخلیق کار کی حیثیت سے متعلق بھی نئے سوالات پیدا کیے ہیں۔ اگر شاعر کسی نظام سے مصرعے، قافیے، تشبیہیں یا مکمل نظم حاصل کرتا ہے اور پھر ان میں ترمیم کر کے انہیں اپنے نام سے پیش کرتا ہے تو اس تخلیق کی اصالت کا تعین کس بنیاد پر کیا جائے گا؟ کیا صرف موضوع منتخب کرنا تخلیق کا حق پیدا کرتا ہے، یا اصل تخلیقی کردار اس شخص کا ہو گا جس نے الفاظ، خیالات اور اسلوب کو حتمی صورت دی؟ Formosa اور ان کے ساتھیوں (2025) کی تحقیق میں تخلیقی تحریر کے دوران مصنوعی ذہانت کی معاونت، مصنف کی حیثیت، تخلیقی ذمہ داری اور معاونت کے اظہار سے متعلق تصورات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ بحث اردو شاعری کے لیے بھی اہم ہے کیونکہ ادبی دنیا میں تخلیق کار کی شناخت، فکری ملکیت اور تخلیقی ذمہ داری بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اس لیے مصنوعی ذہانت کے استعمال کے ساتھ یہ واضح ہونا چاہیے کہ تخلیق میں شاعر کا کردار کس نوعیت کا تھا اور مشینی معاونت کہاں تک حاصل کی گئی۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد مصنوعی ذہانت کے عہد میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کا تنقیدی مطالعہ کرنا ہے۔ اس میں یہ دیکھا جائے گا کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے اسلوب، زبان، موضوعات، تخلیقی طریقۂ کار اور ادبی شناخت پر کس طرح اثر انداز ہو رہی ہے۔ تحقیق اس امر کا بھی جائزہ لے گی کہ مشینی نظام شعری ساخت اور زبان کے

فکر و فن
Fikr-O-Fan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

ظاہری پہلوؤں میں کس حد تک معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور انسانی احساس، تخیل، تجربے اور تہذیبی شعور کے معاملے میں ان کی حدود کیا ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اردو ادب ایک ایسے دور میں داخل ہو رہا ہے جہاں ڈیجیٹل ذرائع تخلیق، اشاعت، مطالعے اور تنقید کے طریقوں کو تبدیل کر رہے ہیں۔ Noreen (2026) نے اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے مختلف پہلوؤں، مثلاً شعری تخلیق، اصلاح، ترجمے، عروضی جانچ اور ادبی تحقیق میں اس کی معاونت کا جائزہ لیا ہے۔ اس مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کو شاعری کے مختلف عملی مراحل میں استعمال کیا جا رہا ہے، تاہم انسانی جذبات اور تخلیقی تجربے کی اہمیت اپنی جگہ برقرار ہے۔ اس موضوع کی معنویت اس پہلو سے بھی نمایاں ہوتی ہے کہ اردو شاعری صرف لسانی اظہار نہیں بلکہ ایک تہذیبی اور فکری ورثہ بھی ہے۔ اس میں مقامی ثقافت، تاریخی شعور، مذہبی و سماجی تصورات، انسانی رشتوں اور اجتماعی یادداشت کی جھلک موجود ہوتی ہے۔ مصنوعی ذہانت اگر اردو شاعری کے تاریخی اور جدید متون سے سیکھ کر نئی شاعری تیار کرتی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے استعمال میں زبان کی تہذیبی نزاکت، محاورے، علامتی نظام اور مقامی معنوی پس منظر کو ملحوظ رکھا جائے۔ محض الفاظ کی درست ترتیب کسی شعر کو مکمل ادبی تجربہ نہیں بنا دیتی۔ شعر کی گہرائی اس کے داخلی مفہوم، تہہ داری، علامتی وسعت اور قاری کے ساتھ قائم ہونے والے جذباتی تعلق میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ لہٰذا مصنوعی ذہانت کے ذریعے پیدا ہونے والے شعری متن کو اردو ادب کے مستند تنقیدی اصولوں کے تحت پرکھنا ضروری ہے تاکہ ٹیکنالوجی کی افادیت اور ادبی اصالت کے درمیان مناسب توازن قائم رکھا جا سکے۔

## تحقیقی مقاصد

1. مصنوعی ذہانت کے اردو شاعری کی تخلیقی اصالت، اسلوب اور موضوعاتی ساخت پر اثرات کا جائزہ لینا۔
2. انسانی تخلیقی صلاحیت اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ شاعری کے درمیان بنیادی فرق کی وضاحت کرنا۔
3. اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ استعمال اور انسانی تخلیق کار کے کردار کا تعین کرنا۔

## تحقیقی سوالات

1. مصنوعی ذہانت اردو شاعری کی تخلیقی اصالت اور ادبی شناخت کو کس طرح متاثر کر رہی ہے؟
2. انسانی شاعری اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ شاعری کے درمیان تخلیقی اور جذباتی سطح پر کیا بنیادی فرق موجود ہیں؟
3. اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کو انسانی تخلیقی صلاحیت برقرار رکھتے ہوئے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے؟

## ادبی جائزہ

مصنوعی ذہانت اور ادب کے تعلق پر ہونے والی جدید تحقیقات نے تخلیقی عمل، ادبی اصالت، مصنف کی شناخت اور انسانی تجربے کی اہمیت کو نئے تناظر میں پیش کیا ہے۔ اردو زبان و ادب کے حوالے سے یاسین (2024) کا مطالعہ اس موضوع کی بنیادی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت کے ذریعے زبان و ادب میں پیدا ہونے والے امکانات اور مسائل کا جائزہ لیا اور اس امر کی نشاندہی کی کہ جدید نظام ادبی تخلیق، تنقید اور لسانی تحقیق کے روایتی طریقوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ان کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو ادب کے لیے ایک نیا تکنیکی وسیلہ فراہم کرتی ہے، تاہم اس کے استعمال کے ساتھ زبان کی فطری ساخت، ادبی معیار اور انسانی تخلیق کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحقیق کے لیے یہ مطالعہ اس لیے اہم ہے کہ یہ اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کے مسئلے کو وسیع تر لسانی اور ادبی تبدیلیوں کے تناظر میں سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یاسین اور کامران (2025) نے مصنوعی ذہانت اور اردو زبان و ادب کے تعلق کو فلسفیانہ، ادبی اور تہذیبی زاویوں سے پرکھا ہے۔ ان کے

مطالعے میں تخلیق، مصنف کی حیثیت، بین المتونیت، اصالت، ثقافتی شناخت اور انسانی اختیار جیسے تصورات کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ محققین کے مطابق مصنوعی ذہانت ایک طرف اردو زبان کے متون کے تجزیے، ترجمے، ڈیجیٹل تحفظ اور ادبی تحقیق میں معاونت فراہم کر سکتی ہے، جبکہ دوسری طرف اس کے بڑھتے ہوئے استعمال سے تخلیقی انفرادیت، ثقافتی ہم آہنگی، فکری ملکیت اور انسانی تخلیق کار کے کردار سے متعلق سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مطالعہ موجودہ تحقیق کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اردو شاعری کی اصالت کا مسئلہ صرف اس بات تک محدود نہیں کہ شعر کس نے لکھا، بلکہ اس میں یہ سوال بھی شامل ہے کہ شعر کے معنی، فکری پس منظر اور تہذیبی شناخت کی تشکیل میں انسانی شعور کا کردار کیا ہے۔ اس تناظر میں مصنوعی ذہانت کی معاونت اور انسانی تخلیق کے درمیان واضح فرق قائم کرنا ضروری ہے۔

Porterاور Machery (2024) نے انسانی قارئین کے ذریعے مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ اور انسانی شعرا کی نظموں کی شناخت اور قدر پیمائی کا تجرباتی جائزہ لیا۔ ان کی تحقیق میں شرکا کی بڑی تعداد AI سے تیار کردہ نظموں کو درست طور پر شناخت نہ کر سکی، جبکہ بعض شرکا نے مشینی نظموں کو روانی اور خوب صورتی کے اعتبار سے زیادہ پسند کیا۔ اس تحقیق کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ قاری کی ادبی پسند اور نظم کی اصل تخلیقی نسبت ہمیشہ ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ اگر کوئی نظم آسان زبان، واضح مفہوم اور منظم ساخت رکھتی ہو تو قاری اسے پسند کر سکتا ہے، لیکن اس پسندیدگی سے اس کے تخلیقی عمل کی نوعیت ثابت نہیں ہوتی۔ اردو شاعری کے مطالعے میں یہ نتیجہ اس لیے اہم ہے کہ مشینی شاعری کی ظاہری دل کشی اور انسانی شاعری کی فکری و جذباتی گہرائی کو الگ الگ پیمانوں پر جانچنے کی ضرورت ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ادبی اصالت کا تعین صرف قاری کے فوری تاثر یا متن کی روانی کی بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا۔

Stanko-Kaczmarek، Deraاور Koscielska (2025) نے شاعری کی انسانی یا مصنوعی ذہانت سے منسوب تخلیق کے بارے میں قارئین کے تاثرات کا تقابلی جائزہ لیا۔ ان کے مطالعے میں یہ دیکھا گیا کہ جب کسی نظم کو انسانی تخلیق یا مصنوعی ذہانت کی پیداوار قرار دیا جاتا ہے تو قارئین اس کی ادبی قدر، اصالت، جمالیاتی کشش اور جذباتی اثر کے بارے میں مختلف رائے قائم کرتے ہیں۔ تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ تخلیق کار کی نسبت قاری کے فیصلے پر اثر انداز ہو سکتی ہے، حتیٰ کہ ایک ہی متن کو مختلف نسبت کے ساتھ پیش کرنے سے اس کی قدر پیمائی تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس سے ادبی تنقید کے ایک اہم مسئلے کی نشان دہی ہوتی ہے کہ تخلیق کے مطالعے میں متن کے ساتھ ساتھ اس کے مصنف کی شناخت اور قاری کے ذہنی تصورات بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ اردو شاعری کے تناظر میں یہ تحقیق اس لیے اہم ہے کہ مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ شعر کو صرف اس کے متن کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس کے تخلیقی پس منظر اور نسبت کے حوالے سے بھی پرکھنے کی ضرورت ہے۔

Formosaاور ان کے ساتھیوں (2025) نے تخلیقی تحریر میں مصنوعی ذہانت کی معاونت اور انسانی مصنف کی حیثیت سے متعلق تصورات کا مطالعہ کیا۔ ان کی تحقیق میں اس بات پر توجہ دی گئی کہ جب کوئی انسان تحریر تیار کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت سے کم، درمیانی یا زیادہ معاونت حاصل کرتا ہے تو اس کی تخلیقی ذمہ داری اور مصنف ہونے کے تصور پر کیا اثر پڑتا ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوا کہ معاونت کی مقدار اور اس کے اظہار کی اہمیت تخلیق کار کی شناخت کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس مطالعے کی روشنی میں اردو شاعری میں بھی یہ سوال اہم ہو جاتا ہے کہ اگر شاعر کسی مشینی نظام سے بنیادی اشعار، موضوعات یا شعری ترکیبیں حاصل کرتا ہے تو حتمی تخلیق میں اس کا اپنا حصہ کتنا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ شاعر اپنی تخلیق میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کی نوعیت واضح کرے اور ادبی ذمہ داری کو برقرار رکھے۔

Noreen (2026) نے اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے عملی استعمال کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ جدید نظام غزل، نظم، رباعی، قطعہ اور آزاد نظم کی تیاری میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ نظام عروضی جانچ، قافیہ و ردیف کی تلاش، شعری اصلاح، ترجمے اور ادبی تحقیق میں بھی معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس مطالعے کی اہمیت یہ ہے کہ یہ مصنوعی ذہانت کو محض ایک نظری بحث کے بجائے اردو شاعری کے عملی تخلیقی ماحول میں دیکھتا ہے۔ تاہم شاعری کا تعلق انسانی احساس، تخیل اور تجربے سے بھی ہے، اس لیے مشینی نظام کی فراہم کردہ عبارت کو حتمی ادبی تخلیق قرار دینے سے پہلے اس کا تنقیدی جائزہ ضروری ہے۔ اس تحقیق میں Noreen کے مطالعے کو اس بات کی وضاحت کے لیے

فکر و فن
Fikr-O-Fan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

استعمال کیا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے مختلف مراحل میں معاونت فراہم کر سکتی ہے، مگر اس معاونت کو تخلیقی اصالت کا مکمل متبادل نہیں سمجھنا چاہیے۔ علی اور ان کے ساتھیوں (2026) نے اردو ادب میں مصنوعی ذہانت کے تخلیقی، تنقیدی اور تحقیقی امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی افادیت کو ڈیجیٹل متون کے تجزیے، لسانی نمونوں کی شناخت اور ادبی تحقیق کے نئے طریقوں سے مربوط کیا ہے۔ ان کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت بڑے متنی ذخائر کو سمجھنے، موضوعاتی رجحانات تلاش کرنے اور ادبی مواد کی درجہ بندی میں مدد دے سکتی ہے۔ تاہم اس کے نتائج کی علمی اور ادبی حیثیت انسانی نگرانی، تنقیدی بصیرت اور درست لسانی معلومات پر منحصر رہتی ہے۔ اردو شاعری کے حوالے سے یہ پہلو اس لیے اہم ہے کہ مشینی نظام کسی شاعر کے اسلوب یا کسی عہد کے شعری رجحانات کا تجزیہ تو کر سکتے ہیں، لیکن ان نتائج کی ادبی معنویت متعین کرنے کے لیے انسانی نقاد کی ضرورت برقرار رہتی ہے۔ موجودہ تحقیق ان مطالعات کی روشنی میں یہ مؤقف اختیار کرتی ہے کہ مصنوعی ذہانت کو اردو شاعری کی تخلیقی دنیا میں معاون وسیلے کے طور پر قبول کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس سے انسانی تخلیق کار کی انفرادیت اور ادبی ذمہ داری متاثر نہ ہو۔ مجموعی طور پر مذکورہ تحقیقات سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت نے ادب اور شاعری کے مطالعے میں نئے امکانات پیدا کیے ہیں، لیکن تخلیقی اصالت، انسانی احساس، مصنف کی شناخت اور ادبی ذمہ داری جیسے مسائل ابھی بھی اہم تحقیقی موضوعات ہیں۔ موجودہ تحقیق ان مباحث کو خاص طور پر اردو شاعری کے تناظر میں یکجا کرتی ہے اور یہ جاننے کی کوشش کرتی ہے کہ مشینی نظام کی لسانی اور اسلوبیاتی صلاحیتوں کے باوجود انسانی شاعر کی انفرادیت کن بنیادوں پر قائم رہتی ہے۔ سابقہ مطالعات میں مصنوعی ذہانت کے عمومی ادبی اثرات، قارئین کے تاثرات اور تخلیقی تحریر میں معاونت پر گفتگو کی گئی ہے، جبکہ اس مقالے میں ان مباحث کو اردو شاعری کی تہذیبی، جمالیاتی اور تخلیقی اصالت کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔

## طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں معیاری اور توصیفی و تجزیاتی طریقۂ تحقیق اختیار کیا گیا ہے تاکہ مصنوعی ذہانت کے عہد میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کا تفصیلی مطالعہ کیا جا سکے۔ تحقیق کی بنیاد بنیادی طور پر ثانوی معلومات، شائع شدہ علمی و تحقیقی مقالات، ادبی مباحث اور مصنوعی ذہانت سے متعلق دستیاب مطالعات پر رکھی گئی ہے۔ اس طریقۂ تحقیق کے ذریعے اردو شاعری کے روایتی تخلیقی اصولوں اور جدید مشینی نظاموں کی شعری صلاحیتوں کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے تخلیقی اصالت، انسانی احساس، تخیل، اسلوب، زبان، موضوع، شعری ساخت اور مصنف کی شناخت جیسے بنیادی تصورات کو تحقیق کے مرکزی نکات بنایا گیا ہے۔ مختلف محققین کے نتائج اور نظریات کا مطالعہ کر کے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے تخلیقی عمل میں کس نوعیت کا کردار ادا کر رہی ہے اور اس کے استعمال سے ادبی اصالت کے تصور میں کیا تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ تحقیق کے دوران اردو شاعری کی کلاسیکی اور جدید روایت کو بھی بنیادی پس منظر کے طور پر پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کلاسیکی شاعری میں غزل کی ساخت، بحر، قافیہ، ردیف، تشبیہ، استعارہ اور علامت کے استعمال کو اہمیت حاصل رہی ہے، جبکہ جدید شاعری میں فرد کی داخلی کیفیت، معاشرتی مسائل، سیاسی شعور، تہذیبی تبدیلیوں اور انفرادی تجربات نے اظہار کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے نظام ان شعری عناصر کی ظاہری ساخت اور لسانی ترتیب کو سمجھنے اور ان کی بنیاد پر نیا متن تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لیے تحقیق میں یہ جانچنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مشینی طور پر تیار کردہ شاعری میں ان عناصر کی موجودگی کس حد تک حقیقی تخلیقی انفرادیت کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس تجزیے میں Porter اور Machery (2024) کی تجرباتی تحقیق، Noreen (2026) کے اردو شاعری سے متعلق مطالعے اور یاسین و کامران (2025) کے اردو زبان و ادب کے تناظر میں پیش کردہ مباحث سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔

اس تحقیق میں معلومات کے تجزیے کے لیے موضوعاتی مطالعے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ منتخب علمی مواد کو مختلف موضوعاتی زمروں میں تقسیم کیا گیا، جن میں مصنوعی ذہانت کی شعری صلاحیتیں، انسانی تخلیقی عمل، جذباتی اظہار، ادبی اصالت، تخلیق کار کی شناخت، ثقافتی تناظر اور اخلاقی ذمہ داری شامل ہیں۔ ہر موضوع کے تحت متعلقہ محققین کے خیالات اور نتائج کا مطالعہ کر کے ان کے درمیان مماثلت اور اختلاف کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس طریقے سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ مصنوعی ذہانت کی ادبی افادیت کن

پہلوؤں میں نمایاں ہے اور کن مقامات پر انسانی شاعر کی تخلیقی صلاحیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ تحقیق میں کسی ایک تکنیکی نظام کو مکمل طور پر درست یا غلط قرار دینے کے بجائے اس کی صلاحیتوں اور حدود کا متوازن جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق کے علمی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے متعلقہ مطالعات کے نتائج کو ان کے اصل تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مختلف تحقیقی نتائج کو اردو شاعری پر براہِ راست لاگو کرنے کے بجائے ان کی افادیت اور حدود کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے، کیونکہ مختلف زبانوں، تہذیبوں اور شعری روایات میں تخلیقی اظہار کے معیار یکساں نہیں ہوتے۔ انگریزی شاعری سے متعلق تجرباتی مطالعات انسانی قارئین کے رویوں اور مشینی شاعری کی عمومی قبولیت کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں، جبکہ اردو ادب سے متعلق تحقیقات زبان، محاورے، تہذیبی شناخت اور مقامی ادبی روایت کے مسائل کو واضح کرتی ہیں۔ اس طرح مختلف نوعیت کے علمی مواد کو یکجا کر کے موضوع کا متوازن اور تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔

## تحقیقی ڈیزائن

اس تحقیق کا ڈیزائن توصیفی، تجزیاتی اور تقابلی نوعیت کا ہے۔ توصیفی پہلو کے تحت مصنوعی ذہانت کے بنیادی تصور، اس کے تخلیقی نظاموں اور اردو شاعری میں اس کے استعمال کی صورتوں کو واضح کیا گیا ہے۔ تجزیاتی پہلو میں مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ شعری متن کی زبان، اسلوب، موضوعاتی ساخت، جذباتی اظہار اور تخلیقی انفرادیت کا مطالعہ کیا گیا ہے، جبکہ تقابلی پہلو میں انسانی شاعر کے تخلیقی عمل اور مشینی نظام کے ذریعے تیار ہونے والی شاعری کے درمیان بنیادی فرق کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ڈیزائن کا مقصد صرف دونوں قسم کی شاعری کو الگ الگ بیان کرنا نہیں بلکہ ان کے تخلیقی پس منظر، فکری بنیادوں اور ادبی نتائج کا باہمی تقابل کرنا ہے تاکہ اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے حقیقی کردار کی وضاحت ہو سکے۔ تحقیقی ڈیزائن میں انسانی شاعری کو ایک ایسے تخلیقی عمل کے طور پر دیکھا گیا ہے جس میں ذاتی تجربہ، مشاہدہ، احساس، تخیل، مطالعہ، تہذیبی شعور اور فکری ارتقا شامل ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار ہونے والی شاعری لسانی معلومات، سابقہ متون، الفاظ کے باہمی تعلقات اور صارف کی فراہم کردہ ہدایات کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہے۔ اس تقابلی مطالعے میں یہ بات خاص طور پر اہم رکھی گئی ہے کہ مشینی نظام کسی شعر کی ظاہری ساخت، روانی اور موضوعاتی مناسبت پیدا کر سکتا ہے، لیکن اس کے تخلیقی عمل کی نوعیت انسانی تجربے سے مختلف ہے۔ Porter اور Machery (2024) کے نتائج اور Stanko-Kaczmarek اور ان کے ساتھیوں (2025) کے مطالعے کو اس فرق اور قارئین کے تاثرات کو سمجھنے کے لیے اہم علمی بنیاد کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

اس ڈیزائن میں تخلیقی اصالت کو ایک کثیر الجہتی تصور سمجھا گیا ہے۔ اس کے تحت کسی شعری تخلیق کی انفرادیت، اسلوبیاتی شناخت، معنوی گہرائی، جذباتی اثر، فکری تازگی اور تہذیبی مناسبت کو اہم عناصر قرار دیا گیا ہے۔ صرف نئے الفاظ استعمال کرنا یا کسی موضوع پر پہلے سے موجود اشعار سے مختلف جملے تیار کرنا تخلیقی اصالت کا مکمل معیار نہیں ہو سکتا۔ ایک بامعنی شعری تخلیق میں الفاظ کے ساتھ شاعر کی فکری وابستگی، تجربے کی شدت اور اظہار کی انفرادیت بھی شامل ہوتی ہے۔ اس لیے تحقیق میں مشینی شاعری کے جائزے کے دوران ان تمام عناصر کو سامنے رکھا گیا ہے تاکہ تخلیقی معیار کو صرف لسانی درستگی یا شعری روانی تک محدود نہ رکھا جائے۔ تحقیقی ڈیزائن میں ادبی اور اخلاقی پہلوؤں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے تیار ہونے والی شاعری میں یہ سوال اہم ہے کہ اصل تخلیق کار کون ہے، مشینی معاونت کی حد کیا ہے اور تخلیق کی اشاعت کے وقت اس معاونت کو ظاہر کرنا کس حد تک ضروری ہے۔ Formosa اور ان کے ساتھیوں (2025) کے مطالعے میں تخلیقی تحریر کے دوران معاونت کی مقدار اور مصنف کی ذمہ داری کے باہمی تعلق کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر موجودہ تحقیق میں شاعر کی فکری ملکیت، تخلیقی ذمہ داری اور ادبی دیانت کو بھی تجزیے کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس طرح تحقیقی ڈیزائن محض تکنیکی صلاحیتوں کے بیان تک محدود نہیں رہتا بلکہ اردو شاعری کی ادبی اور اخلاقی شناخت کو بھی موضوع بناتا ہے۔

فکر و فن
Fikr-O-Fan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

## ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق کے لیے منتخب علمی مواد کے تجزیے سے سب سے پہلے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے لسانی اور فنی پہلوؤں میں معاونت کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جدید نظام صارف کی فراہم کردہ ہدایات کے مطابق موضوع، قافیہ، ردیف، بحر اور مخصوص شعری انداز سے متعلق متن تیار کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ نظام الفاظ کے متبادل، مصرعوں کی اصلاح، اشعار کی تشریح اور شعری موضوعات کی درجہ بندی میں بھی مدد فراہم کرتے ہیں۔ Noreen (2026) کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کی مختلف اصناف اور عملی مراحل میں استعمال ہو رہی ہے۔ تاہم کسی شعر میں قافیہ، ردیف یا وزن کی موجودگی اس بات کی ضمانت نہیں کہ اس میں فکری تازگی، جذباتی گہرائی اور انفرادی تخلیقی تجربہ بھی موجود ہے۔ اس لیے مشینی نظام کی فنی صلاحیت اور ادبی تخلیق کی اصالت کو الگ الگ بنیادوں پر جانچنا ضروری ہے۔ دوسرا اہم پہلو انسانی جذبات اور مشینی اظہار کے درمیان فرق ہے۔ انسانی شاعر اپنی زندگی کے تجربات، خوشیوں، غموں، محرومیوں، محبت، جدائی، امید اور معاشرتی مشاہدات کو شاعری میں شامل کرتا ہے۔ اس کے برعکس مصنوعی ذہانت جذبات سے متعلق الفاظ، تشبیہیں اور علامتیں استعمال کر سکتی ہے، لیکن اس کا اظہار انسانی زندگی کے ذاتی تجربے سے پیدا نہیں ہوتا۔ Porter اور Machery (2024) کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مشینی شاعری بعض قارئین کے لیے زیادہ قابلِ فہم اور پسندیدہ ہو سکتی ہے، لیکن اس سے اس کے تخلیقی عمل کی انسانی نوعیت ثابت نہیں ہوتی۔ اسی طرح Stanko-Kaczmarek اور ان کے ساتھیوں (2025) کے نتائج اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ کسی نظم کی انسانی یا مصنوعی نسبت قارئین کے ادبی فیصلوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے تخلیقی اصالت کے تعین میں صرف قاری کی پسندیدگی کافی نہیں بلکہ متن کے تخلیقی پس منظر اور معنوی گہرائی کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے۔

تیسرا پہلو اردو شاعری کی تہذیبی اور لسانی شناخت سے متعلق ہے۔ اردو شاعری میں فارسی و عربی اثرات، مقامی محاورے، علاقائی ثقافت، تاریخی حوالوں اور مخصوص علامتی نظام کی اہمیت نمایاں ہے۔ مصنوعی ذہانت اگر اردو کے مختلف شعری متون سے لسانی نمونے اخذ کرتی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان متون کے تہذیبی پس منظر اور معنوی باریکیوں کو بھی مناسب طور پر پیش کرے۔ یاسین اور کامران (2025) نے اردو زبان و ادب کے حوالے سے مصنوعی ذہانت کے امکانات کے ساتھ ثقافتی شناخت اور لسانی اصالت کے مسائل کو بھی نمایاں کیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مشینی نظام کے ذریعے تیار ہونے والی شاعری میں زبان کی ظاہری درستی کے باوجود محاورے، علامت اور ثقافتی مفہوم کی غلط یا سطحی پیش کش کا امکان موجود رہتا ہے۔ اس لیے اردو شاعری میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے دوران انسانی ادبی بصیرت اور زبان پر مضبوط گرفت ضروری ہے۔ چوتھا اہم پہلو تخلیق کار کی شناخت اور ادبی ذمہ داری ہے۔ اگر شاعر مصنوعی ذہانت سے کسی نظم یا غزل کے ابتدائی مسودے، مصرعوں یا موضوعاتی تجاویز میں مدد حاصل کرتا ہے تو یہ معاونت تخلیقی عمل کا ایک حصہ بن جاتی ہے۔ لیکن اگر تیار شدہ متن کو بغیر کسی وضاحت کے مکمل طور پر اپنی تخلیق قرار دیا جائے تو مصنف کی حیثیت اور ادبی دیانت کے بارے میں سوال پیدا ہو سکتے ہیں۔ Formosa اور ان کے ساتھیوں (2025) کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تخلیقی تحریر میں معاونت کی سطح مصنف کی ذمہ داری اور تخلیقی نسبت کے تعین پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لیے اردو شاعری میں بھی مصنوعی ذہانت کے استعمال کی نوعیت واضح کرنا اہم ہے۔ شاعر کی اپنی ترمیم، انتخاب، فکری تشکیل اور حتمی ادبی فیصلے اس بات کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں کہ تخلیق میں انسانی حصہ کس حد تک موجود ہے۔

پانچواں پہلو یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کے لیے خطرے کے ساتھ ایک عملی موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ یہ نظام نئے موضوعات کی تلاش، قدیم شعری متون کی درجہ بندی، مشکل الفاظ کی وضاحت، ترجمے، عروضی رہنمائی اور ادبی تحقیق میں وقت کی بچت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے نوجوان لکھنے والوں کو زبان اور شعری ساخت کے بارے میں ابتدائی رہنمائی بھی مل سکتی ہے۔ تاہم اگر شاعر مکمل طور پر مشینی تجاویز پر انحصار کرنے لگے تو اس کے اپنے مشاہدے، مطالعے، تخیل اور اسلوبیاتی تربیت میں کمی

فکر و فن
Fikr-O-Fan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

پیدا ہو سکتی ہے۔ یاسین (2024) اور علی اور ان کے ساتھیوں (2026) کے مطالعات سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ مصنوعی ذہانت ادبی تحقیق اور تخلیقی سرگرمیوں میں معاون کردار ادا کر سکتی ہے، مگر اس کی افادیت کا دارومدار انسانی نگرانی اور تنقیدی استعمال پر ہے۔

## نتائج

اس تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت نے اردو شاعری کے تخلیقی ماحول میں نئی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ جدید نظام موضوعات کی تلاش، شعری زبان کی تشکیل، قافیہ و ردیف کی تجاویز، مصرعوں کی اصلاح اور ادبی مواد کے تجزیے میں معاونت فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں شاعری کے بعض عملی مراحل پہلے کی نسبت زیادہ آسان اور تیز ہو گئے ہیں۔ تاہم تحقیق سے یہ بھی سامنے آیا ہے کہ فنی مہارت اور تخلیقی اصالت ایک ہی چیز نہیں ہیں۔ کسی نظام کا موزوں الفاظ، خوب صورت ترکیبیں اور بظاہر مربوط اشعار تیار کر لینا اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس نے انسانی شاعر جیسا داخلی تجربہ اور فکری شعور بھی حاصل کر لیا ہے۔ اس لیے مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی حدود کو سمجھنا ضروری ہے۔ تحقیق کا دوسرا اہم نتیجہ یہ ہے کہ انسانی شاعری کی انفرادیت اس کے جذباتی، تجرباتی اور تہذیبی پس منظر سے پیدا ہوتی ہے۔ انسانی شاعر اپنے زمانے، ماحول، ذاتی زندگی اور اجتماعی تجربات سے اثر قبول کرتا ہے اور انہیں اپنی تخلیقی بصیرت کے ذریعے شعری اظہار میں تبدیل کرتا ہے۔ مصنوعی ذہانت ان تجربات سے متعلق زبان اور علامتیں استعمال کر سکتی ہے، لیکن اس کے پاس انسانی زندگی کی طرح ذاتی یادیں، احساسات اور تجربات موجود نہیں ہوتے۔ اسی لیے انسانی تخلیق میں موجود داخلی کیفیت اور مشینی اظہار کے درمیان بنیادی فرق برقرار رہتا ہے۔ یہ فرق شاعری کی اصالت کو سمجھنے میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ شاعری کی قبولیت میں قاری کی پسند، متن کی روانی اور تخلیق کار کی نسبت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بعض قارئین مشینی شاعری کو اس کی سادہ زبان، واضح مفہوم اور منظم ساخت کی وجہ سے پسند کر سکتے ہیں، جبکہ انسانی تخلیق کے بارے میں ان کے تصورات اس کی قدر پیمائی کو مختلف بنا سکتے ہیں۔ Porter اور Machery (2024) اور Stanko-Kaczmarek اور ان کے ساتھیوں (2025) کی تحقیقات اس امر کو واضح کرتی ہیں کہ ادبی متن کی شناخت اور اس کی قدر کا تعین ہمیشہ ایک ہی معیار پر نہیں ہوتا۔ لہٰذا اردو شاعری کے تنقیدی مطالعے میں متن کی ظاہری خوب صورتی کے ساتھ اس کے تخلیقی پس منظر، فکری گہرائی اور جذباتی اثر کو بھی اہمیت دینی چاہیے۔ ایک اور اہم نتیجہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے شاعر کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کی نوعیت مزید اہم ہو جاتی ہے۔ شاعر کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ مشینی تجاویز میں سے کون سی چیز ادبی طور پر موزوں ہے، کون سا خیال اس کے اپنے تخلیقی مقصد سے مطابقت رکھتا ہے اور کس مقام پر انسانی ترمیم ضروری ہے۔ اگر شاعر مشینی نظام سے حاصل ہونے والے مواد کو تنقیدی شعور کے ساتھ تبدیل اور بہتر بناتا ہے تو مصنوعی ذہانت ایک معاون وسیلہ ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ بغیر غور و فکر کے تیار شدہ متن کو اپنی تخلیق کے طور پر پیش کرتا ہے تو ادبی اصالت اور مصنف کی شناخت کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے تخلیقی عمل میں شفافیت، دیانت اور انسانی نگرانی بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ تحقیق کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت اردو شاعری کا مکمل متبادل نہیں بلکہ ایک ایسا جدید ذریعہ ہے جو شاعری کے بعض مراحل میں سہولت فراہم کر سکتا ہے۔ اس کے ذریعے ادبی تحقیق، زبان کی اصلاح، شعری تجربات اور تخلیقی امکانات میں وسعت پیدا کی جا سکتی ہے، لیکن اردو شاعری کی اصل قوت انسانی احساس، تخیل، تجربے اور تہذیبی شعور میں موجود ہے۔ اس لیے اردو ادب کے مستقبل کے لیے ضروری ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو قبول کرتے ہوئے انسانی تخلیق کار کی انفرادیت اور ادبی روایت کا تحفظ کیا جائے۔ مصنوعی ذہانت اور انسانی تخلیقی صلاحیت کے درمیان متوازن تعلق ہی اردو شاعری کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ رکھتے ہوئے اس کی اصالت برقرار رکھ سکتا ہے۔

فکر و فن
Fikr-O-Fan
Vol.01-01-2026 E ISSN:XXXX-XXXX P ISSN:XXXX-XXXX

## نتیجہ

مصنوعی ذہانت کے عہد میں اردو شاعری کی تخلیقی اصالت ایک اہم ادبی، فکری اور تہذیبی مسئلہ بن چکی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے شاعری کی تخلیق، اصلاح، تجزیے اور ترسیل کے طریقوں میں تبدیلی پیدا کی ہے اور اب مشینی نظام ایسے شعری متون تیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو ظاہری طور پر مربوط، رواں اور موضوع کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس تبدیلی نے شاعر، قاری، نقاد اور ادبی محقق کے سامنے نئے امکانات کے ساتھ کئی بنیادی سوالات بھی رکھ دیے ہیں۔ ان سوالات میں سب سے اہم یہ ہے کہ تخلیقی اصالت کا تعین کس بنیاد پر کیا جائے اور انسانی شاعر کی انفرادیت کو مشینی اظہار سے کس طرح الگ پہچانا جائے۔ اس تحقیق کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ شاعری محض الفاظ، وزن، قافیہ اور ردیف کی ترتیب کا نام نہیں بلکہ اس میں انسانی زندگی کے تجربات، احساسات، تخیل، مشاہدے اور فکری شعور کی گہری شرکت ہوتی ہے۔ یہی عناصر کسی شاعر کے کلام کو انفرادی شناخت اور ادبی معنویت عطا کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت اپنی لسانی اور تجزیاتی صلاحیتوں کے ذریعے اردو شاعری میں مفید کردار ادا کر سکتی ہے۔ یہ شاعر کو نئے موضوعات، الفاظ، ترکیبوں اور شعری ساخت کے بارے میں تجاویز فراہم کر سکتی ہے اور ادبی تحقیق کے مختلف مراحل کو آسان بنا سکتی ہے۔ تاہم اس کی فراہم کردہ سہولت کو انسانی تخلیقی عمل کا مکمل متبادل نہیں سمجھنا چاہیے۔ مشینی نظام زبان کے نمونوں سے فائدہ اٹھا کر شاعری جیسا متن تیار کر سکتے ہیں، لیکن انسانی شاعر کی طرح زندگی کے تجربات سے گزر کر اپنے احساسات کو تخلیق میں تبدیل نہیں کرتے۔ اسی لیے مصنوعی ذہانت کی شعری صلاحیت اور انسانی شاعری کی داخلی گہرائی کے درمیان فرق برقرار رہتا ہے۔ اردو شاعری کی تخلیقی اصالت کا تحفظ اسی وقت ممکن ہے جب ادیب اور شاعر ٹیکنالوجی کو معاون وسیلے کے طور پر استعمال کریں اور اپنی فکری و تخلیقی ذمہ داری کو برقرار رکھیں۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو شاعری کا مستقبل نہ تو مصنوعی ذہانت کے مکمل انکار میں ہے اور نہ ہی اس پر غیر مشروط انحصار میں، بلکہ اس کے متوازن اور دانش مندانہ استعمال میں ہے۔ ادبی اداروں، جامعات، محققین، شعرا اور نقادوں کو چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے متعلق واضح علمی اور اخلاقی اصول مرتب کریں تاکہ تخلیقی ملکیت، ادبی دیانت اور انسانی تخلیق کار کی شناخت محفوظ رہ سکے۔ اردو شاعری کی روایت اپنی فکری گہرائی، تہذیبی وسعت اور جذباتی تاثیر کے باعث ایک مضبوط ادبی سرمایہ رکھتی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اس سرمائے کے تحفظ، مطالعے اور فروغ میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ اسے انسانی شعور اور ادبی بصیرت کے تابع رکھا جائے۔ حقیقی تخلیقی اصالت کا سرچشمہ انسانی تجربہ اور تخیل ہے، اور یہی خصوصیت اردو شاعری کو مصنوعی اظہار سے ممتاز کرتی رہے گی۔

## REFERENCES

*Ali, N., Awais, S., Bibi, R., Irum, S., & Irshad, S. (2026). Artificial intelligence and Urdu literature: An analytical study of creative, critical and research implications. Aposta: Revista de Ciencias Sociales, 24(114), e1619.*

*Formosa, P., Bankins, S., Matulionyte, R., & Ghasemi, O. (2025). Can ChatGPT be an author? Generative AI creative writing assistance and perceptions of authorship, creatorship, responsibility, and disclosure. AI & Society, 40(5), 3405–3417.*

*Noreen, U. (2026). Use of artificial intelligence in Urdu poetry. International Premier Journal of Languages & Literature, 4(3), 11–19.*

*Porter, B., & Machery, E. (2024). AI-generated poetry is indistinguishable from human-written poetry and is rated more favorably. Scientific Reports, 14, Article 26133.*

*Stanko-Kaczmarek, M., Dera, L., & Koscielska, H. (2025). "Between the lines": Perceptions of poetry with authorship attributed to artificial intelligence or humans—A comparative analysis. The Journal of Creative Behavior, 59(3), e1513.*

*Yaseen, M. K. (2024). مصنوعی ذہانت اور اردو زبان و ادب: امکانات و مسائل۔ بنیاد: مجلۂ دراساتِ اردو، 15(1).*

*Yaseen, M. K., & Kamran, M. (2025). Artificial intelligence and Urdu language and literature: Perspectives on opportunities and challenges. GUMAN, 8(4), 304–343.*